۷۸۶/۹۲
تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
کشفِ نوری
از
کفر کفِّ لسانِ ادیبی
مصنّفہ
حضرت علامہ شاہ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ
قادری رضوی مدّ ظلہ النورانی۔ مدرسۂ نوریہ اہلسنت فیض الرسول دولت گنج چھپرہ بہار
خلیفہ
حضور بدر الملّت والدین حضرت علامہ مفتی شاہ بدر الدین احمد
قادری رضوی علیہ الرحمۃ
ناشر: مدرسۂ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام مانا پار بسریا، ڈاکخانہ حسین آباد ضلع گونڈہ یوپی ۲۷۱۶۰۴

نام کتاب :- کشفِ نوری از کفر کفتِ لسان ادیبی

تالیف :- حضرت علامہ مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی نوری مدظلہ النورانی ۔

تقدیم :- حضرت مولینا اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

حکم شرعی بر ہفوات ادیبی :- حضرت علامہ مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی نوری مدظلہ النورانی ۔

تصدیقات :- علمائے اعلام مثل حضرت علامہ مولینا مفتی قدرۃ اللہ صاحب قبلہ رضوی و زیب و زینت علم شیخ المعقولات حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ نوری وغیرھا

مشتہرین :- محمد شاہد نوری، قمر رضا قادری، محمد شمشاد احمد قادری محمد یار علی نوری، نظام احمد قادری، غلام مرتضیٰ علی قادری، محمد نسیم اختر ۔ مندرجۃ العناوین درحاشیۂ اشتہار "حکم شرعی بر ہفوات ادیبی"

ناشر :- مدرسہ رضویہ اہلسنّت بدر الاسلام مانا پار بہریا، حسین آباد ضلع گونڈہ (یوپی)

سن اشاعت :- صفر المظفر ۱۴۱۸ھ ۔ جون ۱۹۹۷ء

قیمت :- ۱۰ روپیہ

تقدیم

از
حضرت مولینا اسرار احمد صاحب قبلہ
مدرسہ نوریہ دولت گنج چھپرہ، بہار

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم○

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

قرآن کریم فرماتا ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ط پ۳ ع۱۰	بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے

پھر قرآن کریم ہی بتاتا ہے کہ اسلام کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی تمام ضروریات دین پر ایمان لائے یعنی وہ تمام باتیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس سے لائے جو خواص اہل ایمان اور عوام اہل اسلام سب پر روشن ہیں ان تمام باتوں کو دل سے مانے اور ان تمام باتوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی سچے دل سے تصدیق کرے۔

جو شخص ان میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار و خلاف کرے قطعاً کافر ہے ہرگز مسلمان نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے ایسے لوگوں کے کافر ہونے کی گواہی دی جو تمام ضروریات دین پر ایمان نہیں رکھتے اگرچہ اسلام کی بعض باتوں کے ماننے کا دعویٰ کرتے تھے جیسا کہ بہتیرے کافر اللہ جل جلالہ، کا نام لیتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (پ۲۱ ع۲) لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ (پ۲۱ ع۲ العنکبوت)	اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کس نے بنائے ضرور کہیں گے اللہ نے
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ (پ۲۱ ع۲ العنکبوت)	تم کہو حمد اللہ کو

کہ اس کے منکر بھی ان صفات میں اسی کا نام لیتے ہیں۔ مگر کیا اس سے کوئی یہ سمجھے کہ انھوں نے اللہ کو مان لیا نہیں نہیں بلکہ وہ تو اللہ کو جانتے ہی نہیں۔ ارشاد فرماتا ہے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پ۱۷ع۲ الانبیاء
اکثر اسے جانتے ہی نہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ پ۱۱ع۱۲ یونس
وہ تو یونہیں اپنی سی اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

یونہیں اللہ اور آخرت پر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

(پ۱ع۲ س البقرۃ)

یونہیں زکوٰۃ دینے والوں اور نماز پڑھنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ط اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝
تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا بیشک تم بے حکم لوگ ہو۔

(پ۱۰ع۱۳ التوبہ)

اور فرماتا ہے

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ (پ۱۰ع۱۳ التوبہ)
وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر بُرے دل سے۔

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کا نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا بیان فرمایا اور پھر ان نماز و زکوٰۃ والوں کو کافر فرمایا۔ اور فرماتا ہے

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ط وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ پ۱۰ ع۸

کی بات صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے، اور اگر قول و قرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز آئیں۔

اس آیت نے تو صاف فرمادیا کہ نماز پڑھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اگر دین پر طعنہ کریں تو وہ کفر کے پیشوا ہیں کافروں کے سرغنہ ہیں، اور فرماتا ہے

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۝ (پ۲ ع۶ البقرۃ)

اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منھ نماز میں پورب یا پچھم کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔

قرآن کریم کے ان ارشادات سے صاف واضح ہے کہ آدمی اگرچہ اللہ کا نام لے، قیامت کو ماننے کا دعویٰ کرے، نماز پڑھے، زکوٰۃ دے مگر جب تک تمام ضروریاتِ دین پر ایمان نہ لائے ہرگز مومن و مسلمان نہیں۔

اس دورِ پُرفتن میں گروہِ وہابیہ دیوبندیہ انھیں کافروں میں سے ہے کہ اللہ کا نام لیتا، کلمہ کا دم بھرتا، اور نماز، روزہ ظاہری اعمال بجالاتا ہے لیکن ضروریاتِ دین کا منکر ہے اور شانِ خدا و رسول پر طرح طرح سے طعنہ کرتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کے آخری نبی ہونے کا قرآن میں اعلان ہے اور ہر مسلمان کا اس ضروری دینی پر ایمان ہے یہ گروہِ وہابیہ دیوبندیہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد اور نئے نبی کا آنا جائز مانتا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس سے شیطان لعین کا علم زیادہ بتاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں جیسا ٹھہراتا ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔

قرآن کریم کی آیات اور خود مسلمان کا ایمان شاہد ہے کہ گروہ وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی ان بولیوں میں ضروریاتِ دین کا تصریحاً انکار کیا اور رب جلیل (جل جلالہٗ) کے عظمت والے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں سخت سخت توہینیں کیں اور دائرۂ اسلام سے باہر ہو گئے کفار و مرتدین میں مل گئے۔

پھر اس فتنۂ کفر و ارتداد نے ایک اور فتنے کو جنم دیا کہ بالیقین کفر و توہین اور انکار ضروریاتِ دین بکنے والے وہابیہ دیوبندیہ کے کفار و مرتدین ہونے میں بعض گمراہ طبیعتوں نے شک و تردد کا مسلک اپنایا یعنی وہابیہ دیوبندیہ اللہ و رسول و قرآن پر ہزار گندی زبانیں کھولیں یہ گروہ صلح کلیہ 'شکیہ' ان یقینی کافروں کے کافر ماننے سے گریز کرتا ہے بلکہ ان یقینی کافروں مرتدوں کی حمایت کرتا اور انہیں مسلمان مانتا ہے اور ایسا راستہ چلتا ہے کہ مسلمان، وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ یقینی کافروں کو کافر ماننے میں معاذ اللہ شک و تردد کا شکار ہو جائیں اور کفر و اسلام، نور و ظلمت کا امتیاز معاذ اللہ ختم ہو جائے۔ اسے کیا معلوم کہ مسلمان جہاں اللہ (جل جلالہٗ) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و قرآن و اسلام کی عزت و عظمت پر ایمان رکھتے ہیں وہیں ان کے مخالف کے کافر بے دین ہونے پر بھی یقین رکھتے ہیں اور جسے اللہ (جل جلالہٗ) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و قرآن و اسلام کسی پر طعن کرنے والا جانتے ہیں اس کے کافر ہونے میں شک نہیں رکھتے، خود قرآن عظیم نے ایمان والوں کی یہ شان بیان فرمائی

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (پ۲۶ ع۱۴ ق)	ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

سیدنا امام غزالی قدس سرہ العالی "احیاء العلوم" باب اول فصل ۶ میں فرماتے ہیں کہ

"حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الیقین الایمان کلہ یقین ہی پورا ایمان ہے۔"

اس گروہ کا ایک جمگھٹا قصبہ پھلواری پٹنہ بہار میں صلح کلیہ پھلواریہ امارت شرعیہ ہے

جس کے ردّ و تکفیر میں رسالہ مبارکہ "احکام نورانی" اور "کلماتِ رشد" شائع ہو چکے اور دافعِ شبہات، کاشفِ ظلمات ضمیمہ احکامِ نورانی" اہلِ علم کی خدمتوں میں حاضر کیا جا چکا

اسی گروہِ ضلع کلیہ کے ایک سرغنہ مولوی ظفر ادیبی مبارکپوری اعظم گڈھی ہیں جن کے سامنے بعض ہمدردانِ اسلام و سنیت نے مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کی کفری عبارتیں پیش کیں اور ان سے پوچھا کہ آپ ان مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کو کافر مانتے ہیں؟ اس پر انھوں نے مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کو کافر ماننے سے گریز کیا جو بولیاں ادیبی صاحب نے کہیں جبھی ان بولیوں کی کفریت سے پہلی تحریر ان کے رد پر انھیں بھیجی گئی۔ جن دو حضرات اہلسنّت نے یہ تحریر ان کے ہاتھ میں دی ان کے سامنے بھی ادیبی صاحب نے مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کو کافر ماننے سے گریز اور کفِ لسان اپنا مسلک بتایا اور مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کی خباثتوں سے آگاہ ہو کر انھیں کافر ماننے کے سوال پر حسام الحرمین شریف کی تصدیق سے انکار کا صاف افصاح کیا۔ حضرت علام استاذ ذی احترام مدّ ظلہ النّورانی نے ادیبی صاحب کے اسی کفرِ صریح یعنی مسلک کفِّ لسان از صاحبانِ حفظ الایمان، و براھین و تحذیر پر ان کی تکفیر فرمائی جو اسی وقت بصیغۂ رجسٹری ادیبی صاحب کو بھیجی گئی۔ پھر یہ ردّ و تکفیر "حکمِ شرعی بر ھفواتِ ادیبی" نامی اشتہار میں چھاپ کر وہ اشتہار روز جمعہ ۵ رشوال المکرم ۱۴۱۰ھ کو خاص مبارکپور میں کہ ادیبی صاحب کا وطن ہے مشتہر ہوا وہاں کی مساجد میں آویزاں کیا گیا عوام و خواص کے ہاتھوں میں دیا گیا پھر گواہانِ سبعہ نے خود اپنی گواہیوں سمیت "حکمِ شرعی[عہ] بر ھفواتِ ادیبی" مع تصدیقات علمائے اہلسنّت کی تشہیر کی اور ۲ رذوقعدہ ۱۴۱۰ھ کو قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ میں عرس امجدی کے موقع سے علماء و عوام کے ہاتھوں میں دیا وہاں کی مساجد میں بھی آویزاں ہوا نیز اور بھی کئی مقامات پر اس کی تشہیر ہوئی۔

الحاصل ادیبی صاحب کا مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کو کافر نہ جاننا، کافر نہ ماننا گواہان سبعہ تک محدود نہ رہا بلکہ مشہور و معروف ہو چکا۔

[عہ] یہ اشتہار ص۲۲ سے ملاحظہ کریں۔

ادیبی صاحب کی بولیوں میں ایک بولی یہ بھی تھی کہ

"اسماعیل دہلوی کی تکفیر علامہ فضلِ حق خیرآبادی نے کی اور اعلیٰحضرت خاموش ہیں"

اس پر ادیبی صاحب کو لکھا گیا تھا کہ

"آپ سے مسئول کہ کیا عباراتِ تحقیق الفتویٰ کا مدلول کلماتِ دہلوی کا نہ فقط اس کے کفر میں بلکہ علی الاطلاق متعیّن فی الکفر ہونا ہے؟ اور اگر نہیں بلکہ وہاں سبیل تعیّن اور ہے تو اس کا بحال افادۂ یقین امام اہلسنّت قدس سرہ تک وصول بالیقین ثابت ہے؟

اس پر ادیبی صاحب نہ اس وقت لب کھول سکے نہ آج تک جواب دے سکے البتہ اس مسئول کی شرح سے متعلق ایک استفتاء آیا تھا پھر حضرت علامہ و مولٰینا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی مدظلہ العالی کا حکم تو پہلے ہی ہو چکا تھا اور زیب و زینت علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا بھی حکم ہوا تو حضرت استاذ گرامی مدظلہ النورانی نے رسالہ ـــــ "کشفِ نوری از کفر کفِّ لسانِ ادیبی" تصنیف فرمایا جو بحمدہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہہ حق واضح سے غبار شبہات دور کرنے والا ہے مولیٰ تعالیٰ اسے اہل ایمان کے لیے نور کرے اور اہل باطل کے لیے نقمت و عذاب ـــــ

تھانوی باطنی نے جب امام اہلسنّت قدس سرہ کے تکفیر دہلوی سے کفِّ لسان فرمانے کو نشانۂ اعتراض بنا کر دھوکا دینا چاہا تو سیدی مرشدی سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے فرمایا "اس کے جواب متعدد ہیں" (الموت الاحمر ص۲) اور ص۳ کے حاشیہ میں فرمایا

"تحقیق انیق۔ اقول وباللہ التوفیق یہاں تین چیزیں ہیں کلام، تکلّم، متکلّم ان میں سے جس کسی میں احتمال محتمل قابل قبول پیدا ہو مانع تکفیر شخص ہوگا اگرچہ کفریت قول ثابت ہو، کلام میں احتمال کی صورت تو وہی کہ مقدمہ ۲ میں گزری اور تکلّم میں احتمال یہ کہ جس کی طرف وہ کلام منسوب ہو اس سے اس کے ثبوت میں تامل ہو تو کلام اگرچہ یقیناً جزماً کفر ہو اس شخص کو کافر نہ کہیں گے کہ اس کا تکلّم ثابت نہیں اور متکلّم میں احتمال یہ کہ اس کلام سے اس کی

توبہ ورجوع مسموع ہو یہ اگر بہ ثبوت قطعی ثابت ہو جب تو ظاہر کہ اس کی تکفیر حرام بلکہ بفتوائے کثیر فقہاء خود کفر اور ایسا ثبوت ہو کہ متردد[۱] کر دے جب بھی قائل کے بارے میں کفِّ لسان درکار، اگرچہ قول کفر صریح ناقابل تاویل ہو حدیث کا ارشاد ہے کیف وقد قیل اور اگر نری افواہ بے سروپا یا کُنْ فَیَکُوْن کے بعد اس کے بعض ہوا خواہوں کا مکابرانہ ادّعا ہو تو اس پر التفات نہ ہوگا فاحفظ ۱۲ منہ

نیز شیر بیشۂ اہلسنّت نے "اسماعیل دہلوی کی تکفیر فقہی کی بحث از رسالہ مبارکہ دمبلغ وہابیہ کا گریز" بطور ضمیمہ سل السیوف میں شامل فرمایا۔ اس میں فرماتے ہیں

"اور اصل بات یہ ہے کہ یہاں تین چیزیں ہیں (۱) کلام (۲) تکلّم (۳) متکلم ان میں سے جس کسی میں احتمال پیدا ہوگا مانع تکفیر شخص ہوگا۔ کلام میں تو یوں کہ وہ اگرچہ کھلا ہوا کلمۂ کفر ہو اس میں کوئی تاویل قریب نہ نکلتی ہو مگر تاویل بعید ہو تو قول کو کفر کہا جائے گا لیکن قائل کو کافر کہنے سے محققین فقہاء اور حضرات متکلمین احتیاط فرمائیں گے کیونکہ ممکن ہے قائل نے وہی تاویل بعید مراد لی ہو۔ تکلّم میں یوں کہ کلام تو کھلا ہوا ناقابل توجیہ و تاویل کفر صریح ہو مگر اس بات کا قطعی یقینی ثبوت نہ ہو کہ وہ کلام اسی قائل کا ہے تو کلام اگرچہ قطعی کفر ہوگا مگر اس شخص کو کافر نہیں کہیں گے۔ متکلم میں یوں کہ قول تو ایسا کفر صریح ہو جس میں تاویل بعید بھی متعذر ہو مگر قائل کی اس قول سے توبہ مسموع ہو پھر اس توبہ کا ثبوت شرعی متحقق ہو جائے تو اس قائل کی تکفیر حرام بلکہ عند الفقہاء خود کفر ہوگی اور اگر اس کا ثبوت شرعی نہ ہو مگر شہرت ہو تو کیف وقد قیل کی بناء پر اس قول کو قطعی یقینی کفر کہیں گے لیکن اس قائل کو کافر کہنے سے احتیاط برتیں گے اس مبحث کی پوری تفصیل رسالہ مبارکہ الموت الاحمر علی کلّ انجس اکفر میں موجود ہے اسمٰعیل دہلوی کی بھی اس کے کفریات سے

[۱] حضرت صدر الافاضل نے "اطیب البیان" ص۲۶۴ کے حاشیہ ۱ میں فرمایا "اور بیرانے وہابی اکثر یہی کہا کرتے ہیں کہ مولوی اسمٰعیل صاحب ان تمام کفریات سے توبہ کر کے مرے ہیں"

توبہ مشہور ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ مبوب حصہ اول صفحہ ۱۲۱ پر رشید احمد صاحب گنگوہی کا مستفتی لکھتا ہے

"ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنی انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے۔" رشید احمد گنگوہی نے اس شہرت توبہ کا انکار نہیں کیا بلکہ شہرت توبہ کو شہرت کاذبہ ٹھہرایا۔ چنانچہ صفحہ ۱۲۲ پر لکھتے ہیں "توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے افترا اہل بدعت کا ہے" ۔ جب گنگوہی خود مانتا ہے کہ بدعتیوں نے اسمٰعیل دہلوی پر افترا کرکے یہ شہرت دی ہے کہ انھوں نے اپنے کفریات سے توبہ کر لی تھی۔ تو شہرت حاصل ہو گئی۔ اب اس شہرت توبہ کی موجودگی میں احتیاط یہی ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کے اقوال کفریہ کو کفر ہی کہا جائے اور خود اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہنے سے کفِ لسان کیا جائے۔"

پھر اسی کے آخر میں فرمایا

"تنبیہ نبیہ: یہ بحث تو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے متعلق تھی۔ لیکن زمانۂ حال کے وہ وہابیہ ملحدین ونجدیہ غیر مقلدین جو اس کے اقوالِ کفریہ کو ان کے انھیں معانی کفریہ صریحہ پر حمل کرتے ہوئے ان کو حق وصحیح مانتے ہیں وہ سب بحکم شریعتِ مطہرہ قطعاً یقیناً کفار و مرتدین ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ"

اور امام اہلسنّت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

"اب دیوبندیوں نے وہابیہ میں اسلام کا نام نہ رکھا جو ان کے مثل اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شدید وواضح وناقابل تاویل توہینیں کرتے ہیں خود کافر ہیں ورنہ اتنا ضرور ہے کہ ان توہینوں کے کرنے والوں کو کافر نہیں کہتے یہ ان کے صدقے میں کافر ہوئے۔ علمائے کرام حرمین شریفین دیوبندیوں کی نسبت تحریر فرما چکے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ" (فتاویٰ رضویہ مکتبہ رضا ایوان عرفان بیسلپور پیلی بھیت صفحہ ۲۷ ج ۹)

اللّٰھم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب وللہ الحمد والیہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العٰلمین ۝

۳ر صفر المظفر ۱۴۱۶ھ

مسئلہ مسئولہ بعض اہل علم

۶ر محرم الحرام ۱۳۱۳ھ

علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے پیشوائے وہابیہ اسماعیل دہلوی کی "تحقیق الفتوی" میں تکفیر کی۔ جیسا کہ "سیف الجبار" ص۵۸ میں بھی نقل ہے اور امام اہلسنت قدس سرہ اس کی تکفیر سے کفِ لسان فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہ الفخیم ٥

الجواب - اللھم ھدایۃ الحق والصواب ـــــــ ضروریات دین میں یقین کلامی ہی مطلوب قال امام اھل السنۃ فی المجلد الاول للفتاوی الرضویہ ص۶

> "والیقین بالمعنی الاعم والمعنی الاخص المعتبرین فی العقائد"

اور ظاہر کہ شک کی صورت میں یقین کی بقا و وجود محال ولھذا قال فی المعتمد المستند ص۲۰۳

> "والشرع طرح ھھنا الظن اصلا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا"

بلکہ جانب خلاف کا ادنی ضعیف خفیف احتمال کا وہم بھی یا حصول یقین میں حائل بنے یا یقین حاصل کو اس کے درجہ سے نازل کرے

> "اما الناشی عن دلیل فیجعلہ ظنا" (حاشیہ فتاویٰ رضویہ ص۶ ج۱)

اسی لیے "السوء والعقاب" میں فرمایا

> "اس (خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین) کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے" فتاویٰ رضویہ ص۳۳ ج۶

اور رسالۃ المبین ختم النبیین میں فرمایا

"ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہیں ان میں شک و شبہہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہیں ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے" فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص۹۵

اور جلد نہم (مکتبہ رضا بیسلپور ریپلی بھیت) ص۳۲ میں فرمایا

"جو کچھ علمائے حرمین شریفین ان کتابوں (تقویت الایمان و براھین و تحذیر و حفظ الایمان) اور ان کے مصنفوں کی نسبت حکم ضلالت و کفر و ارتداد لگا چکے اس کے ماننے میں ہیر پھیر (ٹال مٹول) کرے تو وہ بلاشبہ سنی نہیں ضرور منہدم ہے"

نانوتوی نے ابتدائے تحذیر ہی میں صاف صریح کفر بکا۔ خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کا جو ضروریاتِ دین سے ہے تصریحاً انکار کیا پھر تحذیر میں اپنے ختم زمانی کے ریائی اقرار اور اس کے منکر کے تصنعی اکفار کا پردہ چاک کرنے کو تحذیر ص۳۳ میں یہ لکھا

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

اور اپنے کسی حامی کے لیے باطل تاویل کی ہوس باقی نہ رکھی

"یہ تو بدیہی ہے کہ اس تقدیر پر کہ "بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو" ختم زمانی باطل ہو جائے گا کہ وہ تو یہی تھا کہ "آپ سب میں آخر نبی ہیں" (تحذیر ص۲) اور جب حضور کے بعد اور نبی پیدا ہو تو سب میں آخر نبی کب رہیں گے کہ ان سے آخر اور ہو اغرض اس سے ختم زمانی کا انتفاء بدیہی" الموت الاحمر ص۲۳

گنگوہی و انبیٹھی نے "براھین" میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صاف صریح بالتصریح ابلیس لعین کو زیادہ علم والا ٹھہرایا پھر اس صریح ناقابل تاویل گستاخی بکنے میں جگہ جگہ "دی" "عطا کیا" کی تصریحیں کر کے اور یہ کہہ کر کہ

"مؤلف (یعنی مولانا عبد السمیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مصنف "انوار ساطعہ") کے ایسے جہل پر تعجب ہوتا ہے" "تحقیقِ مؤلف کی جہل ہے" "سوء فہم مؤلف کا ہے" "کوتاہ فہمی مؤلف کی ہے"

صاحبانِ براھین نے بھی براھین میں اپنی اس تاویل کا کہ "یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی

آپ کو کوئی ثابت کرکے یہ عقیدہ کرے"۔ تحویل واستہزاء ہونا ہر ذی شعور کے سامنے رکھ دیا اور اپنی صریح ناقابل تاویل گستاخی کے صریح ناقابل تاویل ہونے پر اپنے ہاتھوں رجسٹری کرلی اور کسی حامی کے لیے باطل تاویل کی ہوس باقی نہیں رکھی اور تھانوی نے "حفظ الایمان" میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح ناقابل تاویل گالی دے کر "بسط البنان" میں اس کا صریح ناقابل تاویل گالی ہونا قبول دیا کہ لکھا

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں"

نیز شق ثالث علوم کثیرہ جس کا عبارت "حفظ الایمان" میں کہیں پتہ نہیں حالانکہ وہی یقیناً صحیح اور سائل کی مراد تھی "بسط البنان" میں اسے چھپانے کا اعتراف کرکے اپنا مطلب ناپاک صاف کھول دیا کہ انہیں منظور رہی تھا علم غیبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا اگر یہ منظور نہ ہوتا شق ثالث صحیح ومراد سائل کو کیوں چھپاتے مگر نہیں وہاں چھپانا ضرور تھا کہ نہ چھپاتے تو تھانوی صاحب وہ سخت شدید ناپاک گالی کیونکر بکنے پاتے (معاذ اللہ تعالیٰ)

یہ ہیں دیوبندیہ کی متعین توہینیں اور صریح ناقابل تاویل کفریات جن میں جتنی بات بناتے گیے شدید سے شدید کفر میں دھنستے چلے گیے۔

دیابنۂ اربعہ کے اس صریح انکار ضروریاتِ دین اور ناقابل تاویل توہین شان رب العلمین وسید المرسلین جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے بعد احتمال خلاف کا نام لینا اور دیوبندیہ کی تکفیر سے زبان روکنا وہی دیوبندی مکر ہے جس پر تھانوی صاحب کو فتاویٰ کلامیہ جلد یازدہم سے وہ فتویٰ بھیجا گیا جو الموت الاحمر صفحہ ۵ میں ہے جس میں دیوبندیوں کی تکفیر نہ کرنے اور تکفیر کو ناپسند کرنے والے کو فرمایا

"نہ اس کے کفر میں کوئی شبہہ حائل نہ کسی ابلیس کی تلبیس چلنے کے قابل"

اور اس پر اس حکم کی وجہ یہ بتائی کہ اس کا قول براھین وحفظ الایمان کے اقوال بدتر از ابوال کی نسبت ہے جو یقیناً قسم دوم سے ہیں یعنی متعین ہیں اور ان کے قائل کے کفر

وعذاب میں شک موجبِ کفر ہے تو "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر پر آگاہی کے بعد احتمال نفی الدھلوی کی آڑ میں دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان کرنا ہرگز حکمِ کفر سے نہیں بچاسکتا ہے

—— کلماتِ اسمٰعیل کا نامتعیّن ہونا یوں کہ وہ اجلّہ اکابر بندگانِ خدا کہ بفضلہٖ تعالیٰ لایخافون لومة لائم کے مصداق ہیں جنھوں نے ان مرتدین کے جیتے جی ان کو کافر ومرتد کہا اور مرتدین کو کچھ بن نہ آئی کہ اپنا کفر اٹھائیں انھوں نے مردہ دہلوی کی تکفیر سے کفِ لسان فرمایا۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولیٰ عزّوجلّ کی بےشمار رحمتیں کیا خوب فرمایا کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے نہ کہ مردوں کا فعل اللہ بھشام کذا وکذا اگر دھلوی کی عبارت بھی متعیّن ہوتی تو اس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اس کی تکفیرِ قطعی کلامی سے کفِ لسان فرماتے —— ماخوذاً ملخصاً (الموت الاحمر صـ۳۸)

نیز دیوبندیہ نے دعویٰ اطلاع نیت دھلوی کا امام اہلسنّت پر افترا باندھا تو اس کے رد میں فرمایا گیا

"کیا وہ کذابین ومکذبین ربّ العٰلمین کوکبۂ شہابیہ میں کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھاسکتے ہیں کہ فرمایا ہو کہ ہمیں اس کی نیت کا علم ہوگیا کہ اس نے معنیٔ کفر مراد لیے ہیں سبحان اللہ ایسا ہوتا تو یہی فرمایا جاتا کہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان مختار صـ۶۲ (الموت الاحمر صـ۳۳)

پھر مسلکِ متکلمین ذکر فرمایا

"البتہ جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہاء محققین اگر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے معنیٔ کفر میں متعیّن جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد" صـ۳۴

پھر فرمایا

"نیت نہ معلوم ہوتے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ صـ۳۴

پھر فرمایا

"جہاں بحث فقہی تھی (یعنی کوکبۂ شہابیہ وغیرہ میں) بوجہ تبیّن (کلماتِ دہلوی) بطور فقہاء (دہلوی کی) تکفیر لکھی اور نیت سے بحث نہ کی اور جب مسلکِ متکلمین ومختار ذکر فرمایا بوجہ عدم علم نیت (دہلوی کی) تکفیر سے احتیاط کی" صـ۳۴

یہ کلماتِ دہلوی کا تبیّن بے تعیّن صاف ہے کیونکہ متعیّن میں دوسرا پہلو ہوتا ہی نہیں جس کی نیت کا احتمال ہو ورنہ متعیّن نہ رہے (دیکھیے الموت الاحمر ص۲۶، ۲۷) اور تحقیق الفتویٰ میں جابجا ذکر نیت و مراد دِلی موجود، ص۱۸۴ میں ہے

> "اس کلام (دہلوی) کی غرض و غایت یہ ہے کہ تنقیصِ شان کی جائے .... اگر یہ مقصد اس عبارت میں مضمر اور قائل کے دل میں پوشیدہ نہیں ہے۔"

ص۱۹۰ میں ہے "مقصد دلی" ص۱۹۳ میں ہے "دلی مقصد" ص۲۰۱ میں ہے "مراد قائل" ص۲۲۶ میں ہے "قائل کی مراد (تنقیصِ انبیاء و اولیاء صلی اللہ تعالیٰ وسلم علی الانبیاء وعلیہم)" ص۲۳۹ میں ہے "اس قائل نے قصداً نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخفیف شان کی ہے۔"

تحقیق الفتویٰ کے یہ افصاحات کلماتِ دہلوی کے (اس کی طرف نسبت سے قطع نظر) تبیّن پر شاہد ہیں نیز اس کے اور شواہد سے بھی تحقیق الفتویٰ مملو ہے اس کے ص۱۶۲ میں ہے

> "جب قائل مذکور کی اس گفتگو (اس شہنشاہ الخ) سے حضور سید الاولین و الآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اس کا دلی عقیدہ ظاہر ہوا اور مخلص ایمان داروں کے دلوں میں اس کے ایمان کے بارے میں شبہ واقع ہوگیا .... (دہلوی نے) کوشش کی کہ اس عبارت کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عموم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کے امکان ذاتی پر محمول کرکے اس قباحت (یعنی تنقیصِ شانِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) سے جان چھڑا لے۔"

پھر اس تنقیص کا متبادر ہونا ص۱۵۵ میں مثال کے ذریعے یوں بیان کیا

> "کوئی شخص کہے کہ فلاں فقیر فلاں بادشاہ کو قید میں بھیج سکتا ہے تو عرفِ عام میں اس کا معنی یہی ہوگا کہ فقیر کے بادشاہ کو قید میں بھیجنے کا وقوع ممکن ہے اس لیے عرف میں اس قائل کو بے ہودہ گو اور ہرزہ سرا کہا جائے گا اگر قائل یہ تاویل کرے کہ میرا مقصد نفسِ ذات کے لحاظ سے امکانِ ذاتی ہے اور حقیقتِ انسانی کے اعتبار سے ممکن ہے کہ فقیر کو بادشاہ پر تسلط ہو جائے تو کوئی شخص اس تاویل کو قبول نہیں کرے گا کیونکہ عرف میں امکان ذاتی ہرگز متبادر نہیں۔"

یہ قول دہلوی (اس شہنشاہ الخ) کو معنیٔ تنقیص میں صاف متبین کہنا ہے۔ المؤت الاحمر ص۳۲ میں فرمایا

"جو کلمہ اپنے صاف صریح متبین معنیٰ پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذار ہوگا اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعین ہرگز نہ ہوگا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف، بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطور متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذار نہ دے .... کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنیٰ کی طرف فوراً متوجہ نہیں کرتا اور جب وہ دشنام وقبیح ہیں تو کیا ایذار نہ دیں گے قطعاً دیں گے ...... تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذار پانا نہ تعین پر موقوف، نہ خاص معنیٰ قبیح نیت قائل جاننے پر دلیل"

نیز تحقیق الفتویٰ ص۱۸۳ میں ہے "گناہ گاروں کی نجات کے لیے ان (حضرات انبیار و دیگر مقربین بارگاہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم علی الانبیار وعلیہم) کی شفاعت کے دخل اور سبب ہونے کا انکار بارگاہ الٰہی میں انکی عزت وکرامت کا انکار ہے" یہ انکار وجاہت لزوماً ہے۔ پھر ص۱۸۶ میں ہے

"کلام کے مضمون اور اس کے حاصلِ مقصد پر ایک اثر مرتب ہو رہا ہے جو سید الانبیار صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم دیگر انبیار اور اولیار علیہ وعلیہم واولیائہ اجمعین کی توہین اور ان کی شان سے بے اعتنائی کی طرف لے جاتا ہے ...... یہ اعتقاد خسارے کے اختیار کا سبب بنے گا اور بے ادبیوں اور لاپروائیوں کا راستہ کھولدیگا"

یہ منجر بہ کفر و توہین کہنا ہوا سبحان السبوح میں تفسیر کبیر سے منقول

الخبر اذا جوز على الله الخلف فيه فقد	یعنی جب خبر میں خلف اللہ تعالیٰ پر جائز رکھا جائے تو
جوز الكذب على الله تعالى وهذا خطاء	بیشک کذب الٰہی کو جائز ماننا ہوگا اور یہ سخت خطاء ہے
عظيم بل يقرب من ان يكون كفرا فان	بلکہ قریب ہے کہ کفر ہو جائے اس لیے کہ تمام عقلار
العقلاء اجمعوا على انه تعالى منزه	(یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ سمجھ والے کافر بھی) اتفاق کیے
عن الكذب ومعلوم ان فتح هذا الباب	ہوئے ہیں کہ باری تعالیٰ کذب سے منزّہ ہے اور معلوم ہے کہ

يفضى الى الطعن فى القران وكل الشريعة ١ هـ ملخصاً	اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید اور تمام شریعت میں طعن تک لے جائے گا۔ صـ ۲۴۱

نیز تحقیق الفتویٰ صـ ۲۰۱ میں ہے

"یہ اس کلام (یعنی اور وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے الخ) سے محبوبیت کے آثار کی نفی مقصود ہے جسے محبوبیت کی نفی لازم ہے۔"

صـ ۱۳۹ میں ہے

"دیا تو اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء و اولیاء (صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم علیہم) سے محبت ہی نہیں ..... یہ کفر صریح ہے ..... یا محبت کو قبول شفاعت کا سبب نہیں مانتا یہ عقیدہ بھی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ کے انکار تک لے جائے گا۔"

تو معلوم ہوا کہ کلماتِ دہلوی کے متبین فی الکفر و کفر لزومی ہونے میں صاحب تحقیق الفتویٰ کی تحقیق سے امام اہلسنت قدس سرہ سے معارض نہیں پھر تکفیر میں اختلاف کی وجہ کیا ہے

اقول جب کلمات دہلوی کے فی حد ذاتہا لزوم و تبین ہی پر تحقیق الفتویٰ کی بحثیں دال تو اوّل تو صاحب تحقیق الفتویٰ کے تکفیر کلامی کرنے ہی کی وجہ چاہیے سکوت امام سے کشفِ حجاب تو مرتبہ ثانیہ میں ہے۔ **فاقول** تحقیق الفتویٰ میں جا بجا دہلوی کے مقصد دلی، مراد دلی، عقیدۂ قلبی کے الفاظ گونج رہے ہیں اور معلوم ہے کہ متکلمین کسی کلام پر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے معنیٰ کفر میں متعین جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد جیسا کہ الموت الاحمر سے گزرا تو لاجرم صاحب تحقیق الفتویٰ کے تکفیر دہلوی فرمانے کا یہی محمل کہ انہیں نیت و مراد دہلوی پر آگاہی ہوئی اسی پر افصاحات تحقیق الفتویٰ دال یہی مناظرات و مواخذات و الزامات کا خلاصہ مقال اور اطلاع نیت کی سبیل وہ کہ الموت الاحمر صـ ۲۹ میں ارشاد ہوئی

"وہ احتمال ان کی مراد نہ ہونا ظاہر ہو چکا کہ مراد ہوتا تو کبھی کے اگل دیتے۔"

اور صـ ۳۸ میں فرمایا "اور تو خاموش" اور صـ ۳۹ میں فرمایا

"یہاں سے ظاہر ہوا کہ دیوبندی عبارتیں اگر بفرض غلط متعین نہ تھیں تو اب ان کے کفر میں متعین ہو گئیں

"کہ اگر ان میں کوئی پہلوئے اسلام ان کی مراد ہوتا تو کب کے بتا چکتے .... آپ سولہ برس تک عاجز آ کر"

اور دہلوی کے بارے میں مؤلف سیف الجبار ص۵۸ میں راوی[ع] کہ "مسئلہ شفاعت میں مولوی اسمٰعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب میں کی آخر کو عاجز و ساکت ہو گیے"۔ خود تحقیق الفتوی ص۱۹۴ میں ہے "اگر اس کی عبارات پر علمی مواخذہ کیا جائے تو جواب دیتے ہوئے جان کو آتا ہے اور مبلغ علم کی نمائش کرتا ہے حالانکہ بے ہودہ گوئی اور ہرزہ سرائی کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتا"۔ واضح رہے کہ صاحب تحقیق الفتوی یہ اس وقت فرما رہے ہیں جب کہ دہلوی سے جامع مسجد دہلی میں تقریری مناظرہ اور اس کے علاوہ متعدد تحریری مناظرات ہو چکے تھے (جیسا کہ سیف الجبار ص۵۸ میں مذکور)

یہی عجز و سکوت ہے جس سے وہ احتمال کہ عند المتکلمین مانع تکفیر ہے دہلوی کی مراد نہ ہونا صاحب تحقیق الفتوی پر ظاہر ہو گیا اور اس کے کلمات میں معانیٔ کفریہ ظاہرہ اس کی نیت و مراد ہونے پر انھیں جزم ہو گیا نیز اور ان حضرات کو بھی جو مناظرہ میں حاضر یا دہلوی کے عجز و سکوت سے بالتواتر واقف ہوتے۔ بنا بریں دہلوی کی تکفیر کلامی ان حضرات نے کی بعد کو بھی یہ عجز و سکوت مشہور و متواتر و طشت از بام ہوتا تو علمائے محتاطین کو احتمال فی الکلام تکفیر سے مانع نہ ہوتا باوجودیکہ کتب امام میں دہلوی سے مناظرہ و مواخذہ اور اس پر الزام کا ذکر ہے جیسا کہ جلد ششم ص۱۳ میں ہے "خود اسماعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے جامع مسجد دہلی میں شاہ عبد العزیز صاحب کے اعزہ و اخص تلامذہ مثل مفتی رشید الدین خاں صاحب و شاہ موسیٰ صاحب نے مناظرے کیے الزام دیے"۔ لیکن دہلوی کی نسبت عجز و سکوت کا ذکر نہیں بلکہ الموت الاحمر ص۳۲ میں عدم اطلاع نیت کی صریح تصریح موجود کہ فرمایا "نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ ..... بوجہ عدم علم نیت تکفیر سے احتیاط کی"۔ نیز دیوبندیہ نے جب افترا کیا کہ امام اہلسنت نے اسماعیل کی نیت پر مطلع ہونیکا دعویٰ فرمایا ہے کہ اس نے وہی پہلو مراد لیا جو کفر ہے تو اس کے رد میں الموت الاحمر ص۳۳ میں فرمایا

"کیا وہ کذابین و مکذبین رب العلمین کوکبۂ شہابیہ میں کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھا سکتے ہیں کہ فرمایا ہو ہمیں اس کی نیت کا علم ہو گیا کہ اس نے معنیٔ کفر مراد لیے ہیں۔ سبحان اللہ ایسا ہوتا تو یہی فرمایا جاتا کہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان مختار ص۶۲ یہی فرمایا جاتا ہم احتیاط برتیں گے

[ع] واضح رہے کہ یہ دہلوی کی نسبت عجز و سکوت کی خبر متواتر نہیں بلکہ فرد واحد کی خبر واحد ہے۔ ۱۲

سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر کرتے ڈریں گے حاشیہ ص۲۱ یہی فرمایا جاتا کہ ہم
براہِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں ایضاً حاشیہ ص۲۲ یہی فرمایا جاتا ہیں اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں
ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اہل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ
ہو جائے اور حکم اسلام کیلیے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فَاِنَّ الْاِسْلَامَ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی تمہید ایمان ص۴۳
از سبحان السبوح ص۸ ایسا ہوتا تو دیوبندیہ یوں ہیں روتے کہ ہائے ہائے امام الطائفہ کو کافر نہ کہا اذناب کی تکفیر کی
ان کی نہ کی اذناب کو ان سے چھڑا لیا۔"

نیز الموت الاحمر ص۵ میں امام اہلسنت قدس سرہ کے فتاوی کلامیہ جلد یازدہم سے منقول فتوی کے الفاظ "ولہذا امثال اسمٰعیل
دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل کوکبۂ شہابیہ سے روشن اور تحقیق اشتراط مفسر ہے" اسی طرف
مشعر کہ دہلوی کی نسبت عجز وسکوت یقینی کی اب سبیل نہ رہی کہ تواتر وہ مفید یقین ہے جو اول وآخر واوسط ہر دور میں متواتر
رہے جب عجز وسکوت یقینی سے ان کلمات کے دہلوی کے حق میں متعین فی الکفر ہونے کی سبیل منقطع ہو گئی تو اب قائل سے
ان معانیٔ کفریہ ظاہرہ کی بالیقین ثابت تفسیر پر تکفیر کلامی موقوف ٹھہری۔

ایک امر ضروری ۔ امام اہلسنت قدس سرہ نے دہلوی کے کفر کو لزومی قرار دیا نہ التزامی کوکبۂ شہابیہ ہو یا النہی
الاکید، سل السیوف ہو یا سبحان السبوح سب اسی پر ناطق۔ رہا سبحان السبوح فتاوی جلد ششم ص۲۶۷ میں
امام کا یہ فرمانا کہ "میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں" تو یہاں التزام سے مراد کفر التزامی ہرگز نہیں
تسہیل فہم کیلیے اسی سبحان السبوح میں فرق لزوم والتزام میں تعبیر امام دیکھیے فرماتے ہیں "اور (کفر) لزومی
یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات وتتمیم تقریبات
کرتے لے چلیے تو انجام کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے" ص۲۶۶ ج۶ پر ظاہر کہ قول قائل اور انجام کار
بیچ دو، تین، پانچ، دس جتنے مقدمات ہوں جیسا کہ جمعیت لفظ "مقدمات" و "تقریبات" اور استمرار فعل
"کرتے لے چلیے" سے مستفاد، وہ سب کفر لزومی ہوں گے اور قول قائل بھی کفر لزومی، مگر قول قائل وہ کفر
لزومی ہے جس کا قائل نے التزام کیا اور مقدمات وسائط وہ کفریات لزومیہ ہیں جس کا اس نے التزام نہ کیا لیکن
ممکن کہ مقدمات وسائط میں کوئی مقدمہ وہ آئے جس کا قائل خود قول کر چکا ہو یعنی قائل کے الفاظ میں وہ

مقدمہ موجود ہو تو اس مقدمہ کی دو جہتیں ہوتیں ایک تو وہ قائل کے ایک قول کو لازم ہے اور دوسرے یہ کہ قائل اس مقدمہ کا خود بھی قائل ہے تو اس دوسری جہت سے یہ کہنا بالکل صحیح و بجا کہ قائل نے یہ مقدمہ صاف صریح کہا اس کا التزام کیا۔ یہ التزام التزام کفر کے معنی میں ہرگز نہ ہوا بلکہ التزام قولِ کفر لزومی کے معنی میں ہوا اور یہی معنی التزام ہے اس قول امام میں کہ "میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں" کلماتِ امام سے اس کے شواہد لیجیے امام نے جس "اصل ہفتم (۴۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے چرا چھپا کر بھلا سجلا کر آیاتِ قرآنیہ جھوٹی کر دے تو کچھ حرج نہیں (ت ۳۱)" صہ ۲۶۷/ ج ۶ کے متعلق یہ فرمایا کہ "میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں" اسے خود ہی ایک صفحہ قبل کفر لزومی کا عنوان دیا کہ فرمایا

"اس (دہلوی) نے تو صرف انہیں چند سطروں میں جو تنزیہ سوم میں اس سے منقول ہوئیں کفر لزومی کی ساٹ اصلیں طیار کیں" صہ ۲۶۶/ ج ۶

اب اس اصل ہفتم کا لزوم یعنی کفر لزومی ہونا اور التزام یعنی اسماعیل کا خود اس کا قول کرنا سنیے وہ اصل ہفتم جسے اسمٰعیل پر لازم آنے والے کفروں میں امام نے (۴۷) واں نمبر دیا اسمٰعیل کے قول عدم تکلم کلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب وتنزھا عن التلوث بہ (منقول در ہذیان دوم صہ ۲۳۶/ ج ۶) کو لازم تھا لیکن اسمٰعیل خود اس کا قول بھی کر چکا کہ کہا "بعد اخبار ممکن است ایشاں را فراموش گردانیدہ شود" (دیکھیے صہ ۲۵۱/ ج ۶ تازیانہ ۳۱ کے تحت دہلوی کے رسالہ یکروزی سے منقول عبارت)

بحمدہٖ تعالیٰ وسوسۂ باطل کا غبار چھٹا۔ حق واضح کا کشفِ نوری ہوا۔ وللہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰینا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ اجمعین آمین، واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ الفقیر محمد کوثر حسن السنی الحنفی
القادری الرضوی غفر لہ
۱۲ / محرم الحرام سنہ ۱۴۱۸ھ

تصدیقات علمائے اہلسنّت

(دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف، سدھارتھ نگر یوپی)

(۱) ـــ مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما فاضل مجیب کا جواب بلا شبہ صحیح وصواب اور واقعِ شک وارتیاب ہے فقط وھو تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ کتبہ محمد قدرۃ اللہ الرضوی غفرلہٗ دار الافتاء فیض الرسول براؤں شریف، ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔

(۲) ـــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الجواب حق وصواب والمجیب مصیب ومثاب بلا شک وارتیاب محمد سیّد احمد انجم ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔ خادم الطلبہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف۔

(۳) ـــ ۷۸۶/۹۲ علیہ التحیۃ والثناء ما اجاب المجیب فھو صحیح وحق۔ فقط شہاب الدین احمد نوری خادم التدریس والافتاء فیض الرسول براؤں شریف۔ ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔

(۴) ـــ الجواب صحیح محمد مختار علوی ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔

(۵) ـــ الجواب صحیحٌ۔ محمد محسن چشتی یار علوی ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔

(۶) ـــ الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔ محمد جمیل احمد یار علوی شمیم بستوی غفرلہٗ ۲۲ محرم ۱۴۱۸ھ

(۷) ـــ الجواب صحیحٌ محمد یونس نعیمی اشرفی عفی عنہٗ

(۸) ـــ الجواب حقٌ۔ جمال احمد خاں رضوی ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔

(۹) ـــ ما اجاب المجیب فھو صحیحٌ وحقٌ عتیق الرحمٰن قادری دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

(۱۰) ـــ مفتی اعظم بہار حضرت علامہ شاہ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ النورانی کا جواب حق وصواب ہے۔ کتبہ غلام محی الدین صدیقی رضوی خادم درس وافتاء مدرسہ غوثیہ بدر العلوم گونڈہ روڈ دوناکہ بہرائچ شریف، صفر ۱۴۱۸ھ۔

دیگر تصدیقات

(۱) الجواب حق وصواب محمد محبوب البرکاتی ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ جامعہ عربیہ اہلسنّت فیضان الرسول شیوسروا بھدوکھر بازار سدھارتھ نگر۔ (۲) ذلک کذلک عبد الحکیم نوری مصباحی خادم الافتاء دار العلوم وارثیہ لکھنؤ (یوپی) (۳) منظر حسین سبحانی انجمن فیض رسول اجیت گلاس (۴) شمس الحق نعیمی دار العلوم اہلسنّت نور العلوم ٹنڈوا جوگیشوری ویسٹ ممبئی ۲-۱۰۔

حکمِ شرعی بر ہفواتِ ادیبی

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ الفخیم ٥

جناب مولوی ظفرادیبی صاحب!

محمد شاہد نوری ساکن محلہ ٹیڑھی بازار بلرام پور، اور مولوی قمر رضا قادری مدرسہ رضویہ اہلسنت بہریا ضلع گونڈہ، اور مولوی شمشاد احمد قادری ساکن مجگواں شنکا نگر گونڈہ، اور قاری محمد یار علی نوری مدرسہ رضویہ اہلسنت بہریا ضلع گونڈہ، اور نظام احمد قادری ساکن بہریا ضلع گونڈہ نے شہادت دی کہ جب ہم نے فتوائے گنگوہی اور براہین اور تحذیر اور

حفظ الایمان کی عبارتیں مولوی ظفر ادیبی صاحب کو سنائیں تو ادیبی صاحب نے کہا کہ

> "میں یہ سب جو آپ پڑھ رہے ہیں وہ سب جانتا ہوں وہ سب عبارتیں مجھے معلوم ہیں"

اور جب ہم نے ادیبی صاحب کو سنایا کہ انہیں عبارتوں کی بنا پر حرمین شریفین اور ہند و سندھ کے سیکڑوں علمائے اہلسنّت نے گنگوہی اور انبیٹھی اور نانوتوی اور تھانوی کو کافر قرار دیا اور فرمایا جو ان کے ملعون اقوال پر آگاہ ہو کر ان کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، اور ادیبی صاحب کو ہم نے تحریری سوال دیا اور بار بار ان سے پوچھا بھی کہ آپ گنگوہی و انبیٹھی و نانوتوی و تھانوی کو کافر مانتے ہیں؟ تو ادیبی صاحب کہتے رہے کہ

> "میں کچھ مانوں آپ سے بحث نہیں وہ میں کیا ہوں کیا نہیں ہوں اس سے بحث نہیں ہے آپ کو، اور اگر آپ بحث ہی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے بس کا ہے نہیں۔ مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی، مولانا فضلِ رسول صاحب بدایونی نے کی ہے اور کہا ہے کہ "ہر کہ در کفر او شک آرد کافر گردد"۔ اسماعیل دہلوی کے کفر میں شک کرنے والے کو آپ کیا کہتے ہیں میں اعلیحضرت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں"

اور جب ایک مرتبہ ان چاروں دیوبندیوں کو کافر ماننے کے سوال کا جواب ہم نے طلب کیا تو ادیبی صاحب نے کہا کہ

> "نہیں کوئی ضرورت نہیں آپ لوگوں کو جو بھی فتویٰ دینا ہو میرے بارے میں دیجیے مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اس کی"

[illegible]

[illegible]

اس پوری گفتگو میں آپ نے تکفیر دیابنۂ اربعۂ مذکورہ سے سکوت کیا اور اپنی قرارداده بحث میں وہ سکوت لاکر جو نہیں ہے مگر بر بنائے احتمال خلاف ویسا ہی دربارہ تکفیر دیابنۂ اربعۂ مذکورہ اپنا سکوت آپ نے بتایا اور کفر دیابنۂ اربعۂ مذکورہ ایسا ہے کہ کلام تکلّم متکلّم کسی جہت سے احتمال خلاف کو محتمل نہیں اسی لیے علمائے کرام حرمین شریفین وغیرہم نے ان کے بارے میں صاف فرمایا یہ سب کفّار مرتدّین ہیں ومن شك فی کفرھم وعذابھم فقد کفر جو ان کے ملعون اقوال پر آگاہ ہو کر ان کے کافر و معذّب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ تو دیابنۂ اربعۂ مذکورہ کے کفر میں ادعائے باطل احتمال خلاف ہرگز حکم کفر سے نہیں بچا سکتا البتہ ان کی تکفیر سے کفِّ لسان آپ پر حکم مَنْ شَكَّ لاتا ہے۔

رہی علّامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ کی تکفیر دہلوی مذکور در تحقیق الفتویٰ ومنقول در سیف الجبّار جو اپنی قرارداده بحث میں آپ نے پیش کی تو آپ سے

مسئول کہ کیا عباراتِ تحقیق الفتویٰ کا مدلول کلماتِ دہلوی کا نہ فقط اس کے کفر میں بلکہ علی الاطلاق متعیّن فی الکفر ہونا ہے؟ اور اگر نہیں بلکہ وہاں سبیلِ تعیّن اور ہے تو اس کا بحال افادہ یقین امام اہلسنّت (قدس سرّہٗ) تک وصول بالیقین ثابت ہے؟ ان سوالوں میں غور کرتے ہی کھل جائیگا کہ تکفیر دیوبندیہ سے کفِّ لسان کو تکفیر دہلوی سے کفِّ لسان سے کوئی علاقہ نہیں کہ وہ یقیناً کفر اور یہ مسلک مختار متکلّمین اکابرِ اسلام۔

خدا ایسا ہی کرے اور آپ بھی سمجھ لیں کہ دیوبندیہ بیشک مسلمان نہیں اور رجوع الی الحق لے آئیں ۔

یہ تحریر آپ تک پہونچنے سے پانچ دن آپ کے جواب کے لیے اور دس دن جواب کے بذریعہ ڈاک ہم تک پہونچنے کے لیے ۔ کل پندرہ[ع] دن ہم رکھتے ہیں ۔ اتنی مدت میں جواب ملے یا التعین مدت کا وعدہ، ورنہ آپ کا پہلو تہی کرنا جواب سے عجز پر محمول ہوگا واللہ یقول الحق ویہدی السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالےٰ علی السید الجلیل والہ وصحبہ اولی التبجیل اٰمین والحمد للہ رب العلمین ٥

الفقیر کوثر حسن السنی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

۲۹ رشعبان معظم ۱۴۲۱ھ جمعہ مبارکہ ۔ مدرسۃ نوریہ دولت گنج چھپرہ بہار پن ۸۴۱۳۰۱

۸۶/۹۲ مولوی غلام مرتضیٰ علی صاحب قادری رضوی مدرسہ نوریہ اہلسنت دولت گنج چھپرہ، اور محمد تسیم اختر دولت گنج چھپرہ نے دوم رمضان مبارک ۱۴۲۱ھ بروز یکشنبہ مذکور بالا تحریر مولوی ظفر ادیبی صاحب کے ہاتھ میں دی یہ دونوں حضرات شاہد ہیں کہ ادیبی صاحب نے یہ تحریر اپنے ہاتھ میں لی اور اسے پڑھا نیز ان دو حضرات نے شہادت دی کہ جب ہم نے ادیبی صاحب سے سوال کیا کہ آپ کے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ ان تمام دیوبندیوں وہابیوں کی تکفیر نہیں کرتے جن کی تکفیر علمائے حرمین شریفین کرتے ہیں تو ادیبی صاحب نے کہا کہ ۔

> "میں حنفی ہوں سنی ہوں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی کرنے والے کو میں کافر سمجھتا ہوں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ میں مسلکِ اعلیحضرت کا پابند نہیں ہوں"

ع: یوم بدر رمضان مبارک ۱۴۲۱ھ تک ادیبی صاحب کی طرف سے ان کے دیابنہ اربعہ مذکورہ کی تکفیر سے سکوت وکفِ لسان جواب کا اعتراف ہے [illegible] ۱۴۲۱ھ

اور جب ہم نے ادیبی صاحب کے متعلق یہ سُن کر کہ دیوبندیوں کا ایک بڑا مفتی کہلانے والا مر گیا تھا تو اس پر نماز جنازہ میں اور ایک غیر مقلد مر گیا تھا تو اس پر نماز جنازہ میں ادیبی صاحب شریک ہوئے تھے ادیبی صاحب سے پوچھا کہ آپ دیوبندیوں کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں؟ تو ادیبی صاحب نے کہا کہ

"یہاں کون لوگ شریک نہیں ہوتے ——————"

پھر جب ہم نے بار بار ادیبی صاحب سے ان چاروں دیوبندیوں کے متعلق پوچھا جن کی تکفیر علمائے حرمین شریفین کر چکے ہیں کہ کیا ان کی بولی گستاخی کی نہیں ہے؟ کیا ان لوگوں نے گستاخی نہیں کی ہے؟ کیا وہ سب کافر نہیں ہیں؟ کیا تھانوی نے علم پاک کو جانوروں کے علم سے تشبیہ نہیں دی ہے؟ تو ادیبی صاحب خاموش رہے اور جب بولے تو یہی کہ

"پہلے اسماعیل دہلوی کے بارے میں آپ بتائیے اسماعیل دہلوی کی تکفیر مولانا فضل حق خیرآبادی نے کی اور اعلیحضرت خاموش ہیں ——————"

عہ میں محمد نسیم اختر دولت گنج چھپرہ شہادت دیتا ہوں کہ جب مولوی غلام مرتضیٰ علی قادری رضوی نے مولوی ظفر ادیبی مبارکپوری سے دیوبندیوں

(حالانکہ علم وحیا سے بعید ہے کہ وہ مذکورہ بالا تحریر پڑھنے کے بعد اسے پیش کریں ہاں ابتغائے عوج کی مت دیگر ہے) اور ادیبی صاحب نے کہا کہ

"جس وقت میں معاشی طور پر پریشان تھا اس وقت میں حسام الحرمین پر تصدیق نہ کرنے سے یونیورسٹی سے نکال دیا گیا تو میں نے اس وقت کوئی پرواہ نہ کی اب کیا پرواہ کروں گا"

اور ادیبی صاحب نے کہا کہ

"جن لوگوں کی تکفیر صرف اعلیحضرت کرتے ہیں ان لوگوں کو آپ لوگ کافر کہتے ہیں"

اور جب ہم نے اعتراض کیا کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ ان چاروں کی تکفیر صرف اعلیحضرت کرتے ہیں اور کوئی نہیں کرتا تو ادیبی صاحب نے کہا کہ

"نہ فرنگی محل کے علماء کیے[عہ۱] نہ رام پور کے[عہ۲] نہ پھلواری والے[عہ۳]"

فاقول وباللہ التوفیق ۔ دیوبندیہ پر نماز جنازہ پڑھنے کا اقرار اور تکفیر دیوبندیہ کی تسلیم کو کہ منجملہ ضروریات دین ہے کشف بنائے کفِ لسان **امام اہلسنت** (قدس سرہ) از تکفیر دہلوی پر موقوف ٹھہرانا اور دیوبندیہ کی تکفیر مجمع علیہ جمیع ائمہ دین کو تنہا **امام اہلسنت** (قدس سرہ) کی تکفیر بتانا اور حسام الحرمین کی تصدیق سے کہ عین اصل اصولِ ایمان کے بارے میں ہے انکار کرنا اور تکفیر دیوبندیہ کی کہ ضروریات دین اسلام سے ہے تسلیم کے سوال پر دیوبندیوں کے ملعون اقوال کو

عہ۱ عہ۲ فرنگی محل اور رام پور کے علمائے اہلسنت میں کوئی ایسا نہیں جس نے دیوبندیہ کے کفریات قطعیہ یقینیہ دیکھتے سنتے تکفیر نہ کی ہو اور ــــــ وہ علماء تو علماء عام اہل اسلام کی طرف بے تحقیقِ تواتر و ثبوت قطعی کسی کبیرہ کی نسبت مقبول نہیں کما نص علیہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد الغزالی قدس سرہ العالی فی الاحیاء ــــ، فتاوی رضویہ ج۳ ص۵۲۶

عہ۳ ان کے ردّ و تکفیر پر ملاحظہ ہو، مقدمہ تفسیر ہادی عالم ۱۳۵۴ھ، بذرقہ ہادی عالم ۱۳۶۴ھ، ارشاد اہل الرشاد ۱۳۷۴ھ، تذکرہ علمائے اہلسنت، خانقاہ پھلواری اپنے آئینے میں، ماہنامہ اعلیحضرت ستمبر ۱۹۷۲ء، احکام نورانی ۱۴۱۶ھ، ضمیمہ احکام نورانی ۱۴۱۷ھ، یا مجموعہ لمعات نور ۱۴۱۸ھ

جانتے ہوئے یہ کہنا کہ

"میں مسلکِ اعلیحضرت کا پابند نہیں ہوں ——————"

ضرور اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال پھینکنا اور قعرِ مذلت شک و ارتیاب میں جاگرنا اور دیوبندیہ کی نسبت اپنا مسلک صاف کفِ لسان بتانا ہے تو قائل مذکور ہفواتِ مذکورہ کے سُنّیت و حنفیت کے ریائی اقرار اور توہین کنندہ کے تصنعی اکفار کا پردہ اتر گیا اور اس پر بحکمِ من شک ضرور حکم کفر ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ والمسلمین من الشک والارتیاب ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ○ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ فقیر کوثر حسن قادری رضوی غفرلہ

۶ ر رمضان مبارک ۱۴۱۷ھ پنجشنبہ۔

تصدیقات علمائے اہلسنت

براؤں شریف و فیض آباد و گونڈہ (یوپی) و نیپال۔

(۱) مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما مذکورہ بالا شہادتوں کی روشنی میں فاضلِ جلیل مفتی کوثر حسن صاحب زیدمجدہٗ نے ظفر ادیبی مبارکپوری پر جو حکم وارد فرمایا ہے ضرور حق وصواب ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہٗ محمد قدرۃ اللہ الرضوی خادم افتاء و تدریس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر۔ شب ۲۱ شوال المکرم ۱۴۱۷ھ

(۲) حضرت مولینا مفتی قدرت اللہ صاحب نے مفتی کوثر حسن صاحب کے فتویٰ کے بارے میں جو حکم فرمایا ہے وہ حق اور صواب ہے۔ خواجہ مظفر حسین (شیخ المعقولات مصنفِ کتاب "ٹی وی کی تحقیق")

(۳) انا اصدق ذلك غلام عبد القادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف
۲۱ر شوال المکرم ۱۴۱۶ھ (۴) انا اصدق ذلك محمد محسن چشتی یار علوی دار العلوم فیض الرسول
براؤں شریف۔ ۲۱ر شوال المکرم ۱۴۱۶ھ (۵) مذکور بالا حکم حق و درست ہے جمال احمد خاں رضوی
۲۱ر شوال المکرم ۱۴۱۶ھ (۶) مذکور بالا حکم حق و درست ہے محمد جمیل احمد یار علوی غفرلہٗ (۷)
قاطع نجدیت و صلحکلیت مولینا مفتی کوثر حسن صاحب زید مجدہ نے ظفر ادیبی مبارکپوری پر
جو حکم لگایا ہے وہ حق و درست ہے فقط شہاب الدین احمد نوری خادم تدریس و افتاء دار العلوم
اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی ۲۴ر شوال المکرم ۱۴۱۶ھ مطابق ۵ر مارچ ۱۹۹۶ء
(۸) الجواب صحیح محمد سید احمد انجم خادم دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ۲۱ر شوال ۱۴۱۶ھ
(۹) الجواب صحیح محمد یونس نعیمی اشرفی عفی عنہٗ (۱۰) الجواب صحیح خلق اللہ خلیق فیضی ۲۱ر شوال المکرم
۱۴۱۶ھ۔ (۱۱) معشوق علی مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا شریف، انا اصدق ذلك
۶ر ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ۔ (۱۲) غزالی دوراں، فاضل جلیل مفتی محمد کوثر
حسن نوری دام ظلہ نے ظفر ادیبی کے متعلق جو فتویٰ قرآن و سنت کی روشنی
میں تحریر فرمایا میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ شاہد رضا نوری خادم
دار العلوم بڑھیا۔ ۶ر ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ۔
(۱۳) ۷۸۶/۹۲ فاضل جلیل، مجاہد فی الاسلام علامہ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ دام بالفضل کا
فتویٰ مبارکہ ادیبی مبارکپوری کے سلسلہ میں حرف بحرف صحیح و درست ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر
الجزاء کتبہ ابو الجیلانی محمد حفیظ اللہ غفرلہٗ خادم دار الافتاء رفضل رحمانیہ پچپڑوا۔ ۲۵ر شوال المکرم ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶ء
(۱۴) حکم مذکور بالا حق و صحیح ہے۔ فقیر ابو المنظر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی غفرلہٗ مورخہ ۲۶ر شوال
المکرم ۱۴۱۶ھ (۱۵) الحکم المذکور حق و صحیح فقیر حقیر محمد محبوب خاں حشمتی غفرلہٗ ربہ الخفی والجلی۔ خادم
مدرسہ معین العلوم بازار باغ دھانے پور، ۲۷ر شوال المکرم ۱۴۱۶ھ۔ (۱۶) ان مذکورہ گواہیوں کی
روشنی میں ادیبی صاحب پر اور ان کے امثال پر وہی حکم ہے جو مبارک فتویٰ میں مذکور ہوا انا اصدقہ

وائیدہ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ جیش محمد الصدیقی البرکاتی الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنک پور (نیپال)

۱۴۔۱۲۔۱۴۱۷ھ سہ شنبہ۔

تصدیقات علمائے اہلسنّت ناگپور

(۱۷) ۱۸۷/۹۲ مولوی ظفرادیبی کے معاملہ کو حضرت مولینا مفتی کوثر حسن صاحب قادری رضوی نے شرعی مراحل سے گزار کر مولوی ظفرادیبی پر کفر و ارتداد کا حکم دیا ہے اور اس پر وہ گواہان شرعی بھی رکھتے ہیں جیساکہ اس تحریر سے ظاہر ہے۔ چونکہ اس تحریر کی روشنی میں گواہان شرعی کے سامنے مولوی ظفرادیبی نے اکابر علمائے دیوبند مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے کفریات صریحہ پر شرعی یقینی اطلاع کے باوجود انھیں کافر و مرتد ماننے سے انکار کیا ہے اور اب مولوی ظفرادیبی کا کفر وارتداد واضح ہو چکا ہے اس لیے مولوی ظفرادیبی کے کفر وارتداد میں کوئی شبہہ نہ رہا اس کا حکم مرتدین کا حکم ہے اس سے سلام و کلام کرنا، اس سے رشتہ قائم کرنا، بیمار ہو تو عیادت کرنا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، مرجائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا، اسی طرح اس کے کفن و دفن میں شریک ہونا ناجائز و حرام ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے دور بھاگیں، اس کو اپنے سے دور رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ کتبہ محمد منصور رضوی امجدی غفرلہٗ دارالعلوم امجدیہ، ناگپور ۱۱ر محرم ۱۴۱۸ھ ۱۹ رمئی ۱۹۹۷ء دوشنبہ

(۱۸) الجواب صحیح، غلام محمد خاں غفرلہٗ (مفتی اعظم مہاراشٹر)

(۱۹) الجواب صحیح، ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۶ء تک میں نے زمانہ طالب علمی میں مولوی ظفرادیبی کو کف لسان کا حامل پایا تھا ان سے مجھے سخت نفرت تھی پھر میرے استاذ محترم حضرت حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اشرفیہ سے نکال باہر کردیا۔ لیکن وہ عرصہ دراز تک علمائے اہلسنّت میں کیچڑ اچھالتے رہے کچھ عرصہ قبل کے ردو ابطال میں پہلی کتاب جو "ہدیہ تہنیک" کے نام سے تحریر کی اس میں مولوی ظفرادیبی کی فریب کاریوں اور کف لسان کو سنّی مسلمانوں کے سامنے کھول دیا شائع کردیا۔ علمائے اہلسنّت اور خواص میں سخت نفرت پیدا ہو گئی اس کے علاوہ میں مسلسل اپنے رسالہ "سنّی آواز" میں علمائے اہلسنّت

کی خدمات میں معروضات پیش کرتا رہا کہ علمائے اہلسنت مولوی ظفرادیبی پر شرعی مراحل سے گزار کر حکم شرعی نافذ کریں۔ وہ کام حضرت مولینا مفتی محمد کوثر حسن رضوی نے کر دیا وہ عند اللہ اس اجر عظیم کے مستحق ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مخصوص بندوں کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے میں مولینا مفتی کوثر حسن صاحب رضوی مدظلہ العالی کے فتوے کی اور مذکورہ بالا حضرت مولینا مفتی منصور صاحب رضوی کی تحریر کی پوری پوری تصدیق کرتا ہوں۔ فتویٰ اور مذکورہ تحریر بالکل صحیح و درست ہیں۔ خدائے تعالیٰ موجودہ دور میں ہم تمام اہلسنت کو مسلک اعلیحضرت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے آمین فقط سید محمد حسینی اشرفی مصباحی سجادہ نشین آستانہ عالیہ رائچور (کرناٹک) ومدیر اعلیٰ ماہنامہ سنی آواز دارالعلوم امجدیہ ناگپور ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ مطابق ۸ ار مئی ۱۹۹۷ء (۲۰) الجواب صحیح ابوالنفیس مصباحی قادری غفرلہ۔ دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۲۱) الجواب صحیح محمد عبدالرحمٰن رضوی (۲۲) محمد محبوب رضوی (۲۳) الجواب صحیح محمد نسیم احمد اعظمی (نائب شیخ الحدیث)

دیگر تصدیقات

(۲۴) الجواب صحیح شمس الحق نعیمی دارالعلوم اہلسنت نورالعلوم ٹنڈوار (۲۵) الجواب صحیح محمد ابراہیم دارالعلوم اہلسنت نورالعلوم ٹنڈوار (۲۶) مذکور بالا حکم حق و درست ہے محمد نظام الدین ضیائی۔ ۴ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ صدر مدرس مدرسۃ الاسلام کدرا کا کلاں حسین پور پلاموں (بہار) (۲۷) حکم مذکور صحیح و درست ہے محمد سیف اللہ عفی عنہ قادری مدرس مدرسہ کرریا علاقہ حیدر نگر ضلع پلاموں (بہار) (امام وخطیب بڑی مسجد ڈالٹین گنج) (۲۸) علمائے اہلسنت کے حکم شرعی کی تائید کرتا ہوں و مذکور بالا حکم کی تصدیق کرتا ہوں۔ محمد خالد علی رضوی شمسی ۲ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ (۲۹) علمائے اہلسنت کے حکم شرعی کی تائید کرتا ہوں اور مذکورہ بالا حکم پر تصدیق کرتا ہوں اور ان لوگوں کو جن کے یہ عقیدے ہیں سب کو میں کافر جانتا ہوں اور مانتا ہوں اور تمام اہل حق سے گزارش کرتا ہوں کہ ایسے عقیدہ رکھنے والے سے بچیں اور لوگوں کو بچائیں آمین۔ المصدق منصور عالم خادم مدرسہ محمدیہ عزیز العلوم۔ رھلا پلاموں بہار ۸ر محرم ۱۴۱۸ھ (۳۰) المکتوب سدیدٌ انی علی ذلک شہید شبیہ القادری پوکھریروی بانی وناظم اعلیٰ غوث الوریٰ عربی کالج مخدوم سرائے علی گنج سیوان بہار۔ مورخہ ۲۱-۵-۹۷ء

ایک اہم فتویٰ

منقول از جلد یازدہم فتاویٰ کلامیہ صفحہ ۸۲ — **مسئلہ** از سکندرآباد ضلع بلندشہر بازار ما دھوداس مرسلہ نور محمد ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۱ھ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعِ متین مسئلہ ذیل میں جواب دے کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ ایک شخص حفظ الایمان و براہین قاطعہ کی نسبت یہ تو کہتا ہے کہ بیشک اس میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین اور گالی ہے مگر پھر بھی تکفیر نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ ان کے مؤلف کی تکفیر کو پسند نہیں کرتا قابلِ گزارش یہ امر ہے کہ جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو بھی کافر نہ کہا جائے تو کون کافر ہوگا اور اس کافر کے کافر کہنے میں جو تامل کرے گا وہ خود کافر نہ ہوگا تو کس کافر کے کافر کہنے میں تامل کرنے والا کافر ہوگا بینوا توجروا

الجواب :- صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا نافی۔ محقق حیث اطلق نے فتح میں فرمایا ماغلب استعماله فی معنی بحیث یتبادر حقیقةً او مجازاً صریح فان لم یستعمل فی غیرہ فاولی بالصراحة ہدایہ میں ارشاد ہوا انت طالق لایفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لانه خلاف الظاهر ویدین فیمابینه وبین اللہ تعالیٰ لانه نوی مایحتمله۔ بہت فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی ولہٰذا امثال اسمٰعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل کوکبۂ شہابیہ سے روشن اور تحقیق اشتراط مفسر ہے یہی مسلک متکلمین اور یہی مختار و معتبر ہے شخص مذکور کا قول مزبور اگر کسی ایسے کلام کی نسبت ہوتا کہ قسم اول سے تھا تو مشرب متکلمین پر محمول ہوتا بشرطیکہ وہ ان جاہلان بے خرد کی طرح نہ ہوتا جن کو متبیّن و متعیّن میں تمیز نہیں مگر بدقسمتی سے اس کا قول براہین قاطعہ لاامر اللہ بہ ان یوصل و حفظ الایمان کے اقوال بدتر از ابوال کی نسبت ہے جو یقیناً قسم دوم سے ہیں جن کی نسبت علمائے کرام مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ حکم فرما چکے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے کفر و استحقاقِ عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ لہٰذا اس کے کفر میں کوئی شبہ حائل نہ کسی ابلیس کی تلبیس چلنے کے قابل ذلك لیعلم کل شیطن مهین ان اللہ لایهدی کید الخائنین وقد مکروا مکرهم

وعند الله مکرھم وان کان مکرھم لتزول منه الجبال ...ت الله الذین
امنوا بالقول الثّابت فی الحیاة الدّنیا وفی الاخرة ان الله شدید المحال
وسیعلم الّذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون ام یریدون کیدا فالذ[illegible]
کفروا هم المکیدون انّهم الا کانجس اتان من اخبث حمیر نفرت
فرت بسماع زئیر من اسد کبیر فتردت فی بیر فهی تحرک ذنبها ترید
الخلاص ولات حین مناص وخسر هنالك المبطلون وقیل بعدا للقوم
الظّلمین والحمد لله رب العلمین والله تعالیٰ اعلم وعلمه جلّ مجده اتم واحکم

(الموت الاحمر صـ۵)

٧٨٦
٩٢

تصدیق

حضرت علامہ مولینا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی۔ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر (یوپی)

مذکورہ بالا شہادتوں کی روشنی میں فاضلِ جلیل مفتی کوثر حسن صاحب زید مجدہ نے ظفرادیبی مبارکپوری پر جو حکم وارد فرمایا ضرور حق وصواب ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد قدرۃ اللہ الرضوی

خادم افتاء وتدریس دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر۔ شب ۱۲ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ۔

و

تصدیق

زیب وزینت علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ نوری دارالعلوم فضل حق چرا محمد پور فیض آباد (یوپی)۔

٧٨٦ حضرت مولینا ومفتی قدرۃ اللہ صاحب نے مفتی کوثر حسن صاحب کے فتویٰ کے بارے میں جو حکم فرمایا ہے وہ حق اور صواب ہے۔

خواجہ مظفر حسین۔

نوٹ:۔ اور تصدیقات اندرونِ صفحات میں ملاحظہ کریں۔